1) علاقائی ماحولیاتی صحت کو بہتر بنانا

1

اس باب میں:

صفحہ

صحت کے کارکن ہیضہ روکتے ہیں	2
تبدیلی کے لئے اکٹھا کام کرنا	3
صحت تنظیم کی کامیابی کا راز	4
صحت کا معیار تصور کیسے فروغ پایا	5
بغیر درخت کا پہاڑ، بغیر چھت گھر کی مانند ہے	6
مسئلے کی بنیادی وجہ کی تلاش	7
کیسے کامیاب کارکن صحت بنا جا سکتا ہے؟	8

علاقائی ماحولیاتی صحت کوفروغ دینا

یہ بات بالکل واضح ہے کہ ایک خاندان یا بچے کی صحت کو بہتر بنانے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔لیکن علاقے کی صحت کیسے بہتر بنائی جائے، جب ہم ماحولیاتی صحت کی بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمارا ماحول کس طرح ہم پر اثر انداز ہوتا ہے۔اور یہ بھی کہ ہم اپنے ماحول پر کیسے اثر ڈالتے ہیں۔اگر ہماری خوراک، پانی اور ہوا گندہ

ہوجائے تو یہ ہمیں بیمار کرسکتے ہیں۔اور اگر ہم اپنی خوراک، پانی اور ہوا کے بارے میں محتاط نہیں ہیں تو اس سے ہمارا ماحول بیمار ہوسکتا ہے۔اگر ہم اپنے ماحول کو محفوظ کریں تو یہ دراصل ہم اپنے آپ کو محفوظ کرتے ہیں۔علاقائی صحت اکثر اس وقت بہتر ہونا شروع ہوجاتی ہے جب لوگ مجموعی طور پر بیمار ہونا شروع ہوتے ہیں۔جب کوئی مسئلہ سب لوگوں کا مسئلہ بن جائے تو لوگ اکٹھے کام کرنا شروع کرتے ہیں۔

اس باب میں ہم صحت کے ایک مرکز جو ا کویڈور (Ecuador)، مانگرالٹو (Manglaralto) میں واقع ہے کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔جہاں صحت کے کارکنان نے ہیضہ کی وباء کو روکا۔بعدازاں لوگوں کو اتنا تجربہ ہوا کہ وہ صحت کے دوسرے مسائل پر بھی قابو پانے لگے۔

صحت کے کارکنان ہیضہ روکتے ہیں

اکویڈور کے ساحل چھ ماہ کے لئے بہت خشک اور چھ ماہ تک بہت مرطوب ہوتے ہیں۔اس لئے خوراک کے اُگاؤ کے لئے فضاء سازگار نہیں ہوتی۔بازار نہ ہونے کے برابر ہیں۔اورحکومت بھی صاف پانی وغیرہ جیسی سہولت دینے میں فراخدل نہیں ہے۔جب1991ء میں یہاں ہیضہ کی وباء پھوٹ پڑی تو اکثر لوگ اس واقعے کے لئے تیار نہیں تھے اور بہت سارے بیمار بھی پڑ گئے۔لوگ مقامی مرکز میں جو مانگرالٹو میں ہے مریض لانے لگے۔مریض بہت خستہ حال تھے اور اُن کے بدن میں پانی کی کمی تھی۔صحت کے لئے کام کرنے والوں نے محسوس کیا کہ یہ ہیضے کی وباء ہے اور اگر اُنہوں نے بروقت اس کے انسداد کیلئے کچھ نہ کیا تو بہت سارے لوگ لقمہ اجل بن جائیں گے۔چونکہ ہیضے کی وجہ سے پانی گندہ ہو جاتا ہے اور ہیضہ ایک فرد سے دوسرے فرد تک آسانی سے منتقل ہو جاتا ہے۔اُنہیں معلوم تھا کہ محض مریض کا علاج کافی نہیں ہے۔بلکہ ہیضے کے انسداد کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک ایسا طریقہ اپنائے کہ ہر کسی کو صاف پانی اور صاف غسل خانے میسر ہو سکے۔

کارکنان صحت نے صحت مند گاؤں والوں کو منظّم کرنا شروع کر دیا اور مقامی گروپوں سے مدد کی درخواست کی۔انہوں نے ایسی تنظیموں کو مدد دینے پر راغب کیا جو دوسرے ملکوں میں تھیں کہ وہ انہیں اس وباء کے انسداد کیلئے صاف پانی اور غسل خانوں کی فراہمی کے لئے رقم فراہم کرے۔کارکنان صحت نے ہر گاؤں میں صحت کی کمیٹیاں بنائیں۔کمیٹیوں نے گاؤں میں صحت کے موضوع پر تعلیم دینے والوں کا انتخاب کیا جنہیں پانی اور صفائی کے متعلق لوگوں کو شعور دینے کی تربیت دی گئی تھی۔اس طریقے سے کارکنان صحت اس قابل ہو گئے کہ وہ لوگوں کو ذمہ داری سونپے کہ کس طرح علاقائی ماحولیاتی صحت کے لئے اور ہیضہ کے انسداد کے لئے کام کیا جائے

تبدیلی کے لئے اکٹھا کام کرنا

سب سے پہلے صحت کے ان شعور سازوں کو گاؤں والوں کو یہ بتانا تھا کہ یہ وبائی امراض کیسے پھیلتے ہیں۔(47 سے 51 تک صفحوں کا مطالعہ کریں) پھر اُنہوں نے ہر گھر اور ہر علاقے کی مدد کی کہ وہ اپنے پانی کو صاف بنائیں۔(92 سے 99 تک صفحات کا مطالعہ کریں)۔ اُنہوں نے لوگوں کو یہ بھی پڑھایا کہ بدن کا پانی کس طرح ضائع ہونے سے بچایا جا سکتا ہے جو دست کی وجہ سے موت کے واقع ہونے کا اصل سبب ہے، اُبلے ہوئے پانی میں چینی اور نمک ڈال کر پینے سے بدن میں نمی اور نمکیات کی مقدار بحال ہوتی ہے۔ اُنہوں نے لوگوں کو یہ بھی سکھایا کہ ہیضے کی روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ ہاتھوں کو مسلسل دھویا جائے اور محفوظ غسل خانوں کو تعمیر کیا جائے۔ چند ہفتوں کے بعد ہیضہ تقریباً غائب ہو گیا۔

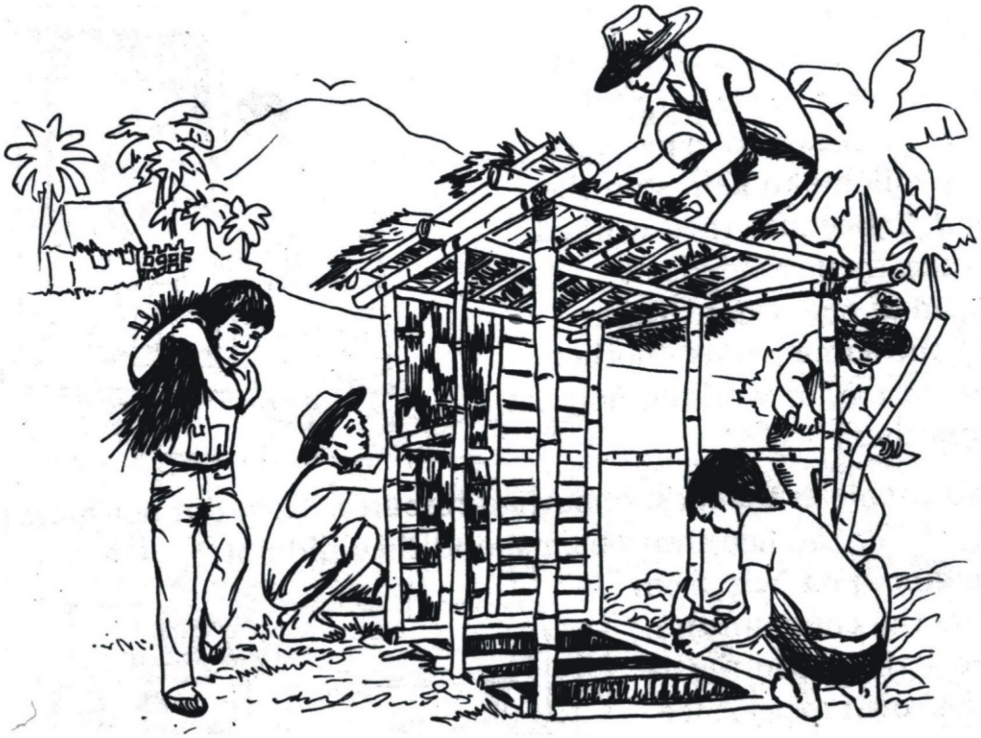

لیکن کارکنان صحت جانتے تھے کہ ہیضے کے مکمل خاتمے کے لئے اُنہیں مزید کام کرنا ہے۔ مقامی انجینئروں کی مدد سے لوگوں نے ایک مکمل پائپ کے ذریعے پانی کا نظام بنایا ہر گاؤں میں زمینی غسل خانے تعمیر کئے۔ اور ہر گھر میں نہانے کے لئے کافی پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا۔ گاؤں والوں نے خود کام میں حصہ لیا اور یہ جانا کہ پانی کے نظام اور درست غسل خانوں کے انتظام کو کیسے برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی یقینی بنایا کہ پانی کے ذخائر سے جانوروں سے دور رکھا جائے یعنی اس میں گوبر شامل نہ ہو جائے۔ اور یہ کہ پانی کو ڈھانپا جائے تاکہ مچھروں کے ذریعے جراثیم منتقل نہ ہو سکیں۔

کام کے دوران دوسرے گاؤں سے بھی لوگ شامل ہونے لگے۔ کارکنان صحت نے بائیس گاؤں سے کام شروع کیا تھا اور جلد ہی سو گاؤں تک پہنچ گئے۔ جلد ہی نہ صرف ہیضہ مکمل طور پر ختم ہو گیا بلکہ ساتھ ہی دوسری بیماریوں میں بھی کافی کمی آ گئی۔

تنظیم صحت کی کامیابی کاراز

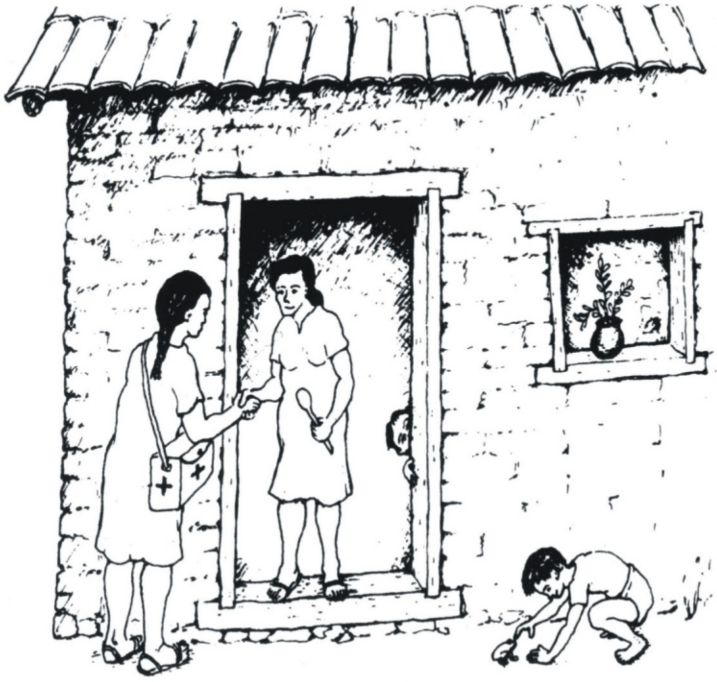

سالود پیرا ال پیبلو (Salud para el pueblo) (جو اس تنظیم کا نام تھا) ہیضے کی روک تھام اور دوسرے مسائل کے حل میں بہت کامیاب تھی، یہ اس لئے کہ کارکنان صحت نے درجہ ذیل کام کیئے:

بہت سے گروہوں کو اکھٹا کیا:

مقامی تنظیموں، مقامی حکومت، قومی اور بین الاقوامی غیر سرکاری اداروں اور وزارت صحت نے مل کر کام کیا۔ اس سے یہ ہوا کہ تمام دستیاب وسائل کی بنیاد پر ہیضے کی روک تھام ممکن ہوئی۔ چونکہ تمام ادارے کام میں مصروف تھے اس لئے نہ وہ ایک دوسرے کے خلاف کام کررہے تھے اور نہ ایک ہی کام کو بار بار کررہے تھے بلکہ کام میں اشتراک کی وجہ سے بڑی آسانی تھی۔

لوگوں کی بطور اہم وسیلہ قدر کی

اُنہوں نے صحت کے اس مسئلے کا گاؤں پر الزام نہیں لگایا اور نہ اُنہوں نے صرف بیرونی اداروں پر انحصار کیا۔ انہوں نے خود گاؤں والوں کے کام اور تجربے کو بروئے کار لایا اور ایک مشترکہ منزل کی طرف بڑھتے رہے۔ اُنہوں نے لوگوں کی صلاحیتوں اور علم سے استفادہ کیا اور کٹ پتلی، گانے، بحث مباحثے اور مقبول تعلیمی سرگرمیاں استعمال کیں۔ ان سرگرمیوں کی وجہ سے اُن میں خود اعتمادی پیدا کی کہ صحت کے سنجیدہ مسائل اُن کے اپنے علم اور شمولیت کی وجہ سے حل ہوئے۔

صحت کا معیار تصور کیسے فروغ پایا

جوں جوں وقت گزرتا گیا ان کارکنان صحت کو یہ بھی احساس ہوتا گیا کہ کوڑا کرکٹ اور گندگی میں جراثیم لے جانے والے حشرات پیدا ہوتے ہیں۔ اُنہوں نے باقاعدہ اجلاسوں کا انعقاد کیا جس میں یہ مسئلہ زیر بحث لایا گیا کہ گلیوں کو کیسے صاف رکھا جائے اور کس طرح کوڑے کرکٹ کا انتظام درست کر دیا جائے۔ ہر گاؤں میں ایک گروپ تشکیل دیا گیا جو اپنے مقررہ دنوں میں غلاظت اُٹھا کر پھینکتا تھا۔ یہ گروپ انجینئروں کی مدد سے غلاظت کے ڈھیروں کو محفوظ گڑھوں میں تبدیل کرتا تھا۔ جسے Sanitary landfills کہا جاتا تھا۔ (صفحہ 412 پر دیکھئے) اگلے چند سالوں میں کارکنان صحت نے ری سائیکلنگ پروگرام(Recycling program) (صفحہ 404) کے آغاز کی بات چھیڑی، تاکہ زمینی گڑھوں میں غلاظت کی مقدار کم کی جاسکے۔ جب ایک بین الاقوامی ادارے نے گندگی شہر لے جانے کے لئے ایک ٹرک دیا تو اُن کا مسئلہ کسی حد تک حل ہوا۔ ری سائیکلنگ (یعنی کسی استعمال شدہ چیز سے دوسری چیز بنانا) کی رقم سے وہ ٹرک کا خرچ اور گیسولین(gasoline) کی قیمت ادا کرتے تھے۔

1996ء تک اس تنظیم نے سینکڑوں غسل خانے تعمیر کئے تھے۔ بہت سے نلوں کا انتظام بنایا، دو صفائی کے گڑھے کھودے، ری سائیکلنگ پروگرام کا آغاز کیا اور لوگوں کے ذریعے شجرکاری کی داغ بیل ڈالی۔

پھر 1997ء میں ایک آفت آپڑی یعنی ایکویڈور کے ساحلی علاقے پر ایک بارانی طوفان نازل ہوا جیسے ال نینو(El Nino) کہا جاتا ہے۔ چھ ماہ تک تقریباً ہر روز طاقتور ہوائیں چلتی تھیں اور تقریباً روزانہ بارش ہوتی تھی۔ ہواؤں نے درختوں کو کاٹا، بارشوں نے پہاڑوں کو کیچڑ میں تبدیل کر دیا اور وادیاں ٹھاٹھیں مارتی ہوئی گدلی دریاؤں سے بھر گئیں دریاؤں میں طغیانی کی وجہ سے پانی گاؤں میں بہنے لگا جس سے گاؤں تباہ ہو گئے۔ غسل خانے، نلوں کا نظام اور سالوں کی محنت پانی میں بہہ گئی۔ جونہی پہاڑیاں گر گئیں، سلود پیرا ال پیبلو(Salud para El peublo) کی ساری محنت رائیگاں گئی۔ اس واقعے کو سمجھنے کے لئے اس کی تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

بغیر درخت کے پہاڑ ے بغیر چھت والے گھر کی مانند ہے

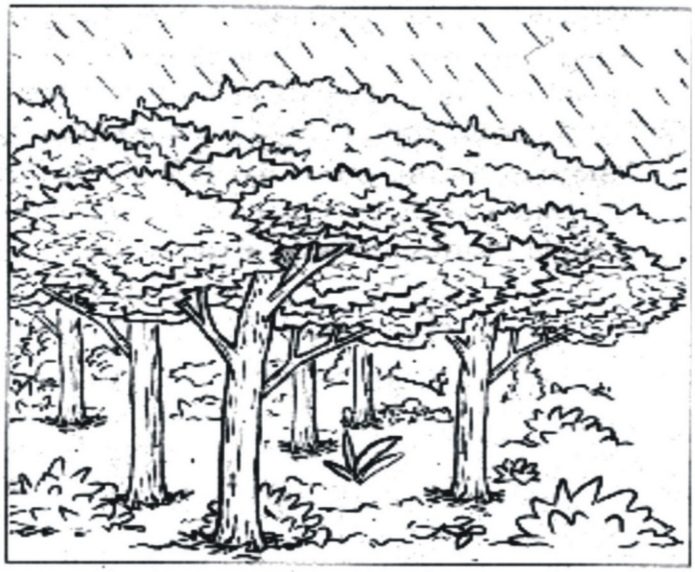

before

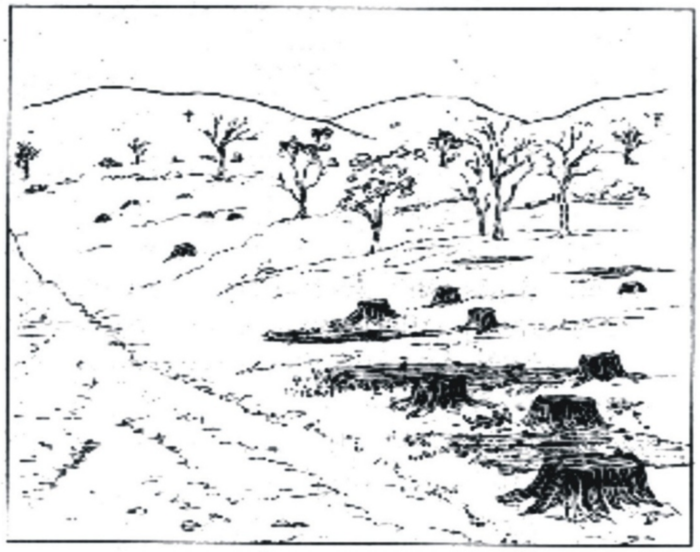

after

اکویڈور کے ساحل گھنے جنگلات سے ڈھکے ہوئے تھے۔ یہاں دریاؤں کا تازہ پانی سمندر کے نمکین پانی سے ملتا اور یہی پر ''منگرو'' (Mangrove) کے درخت اُگتے جو ساحل کو طوفان سے محفوظ کرتے اور مچھلیوں کو پناہ دیتے۔ یہاں بانس کے درخت اُگتے جو زمین کو کٹاؤ سے محفوظ رکھتے۔ جنگلات میں بڑے سایہ دار درخت موجود ہوتے جو زمین اور پانی کو اپنی لمبی جڑوں کے ذریعے محفوظ رکھتے۔ اسی طرح کیروب (Carob) کے درخت پہاڑی ڈھلوانوں پر اُگتے اور زمین کو کٹاؤ سے محفوظ رکھتے۔ درختوں کے پتے مٹی میں شامل ہوتے اور مٹی کو طاقتور بناتے ان جنگلات میں ہرنیں، پرندے، حشرات، چپکلیاں اور ان گنت دوسرے جانور پلتے اور لوگ بھی آتے، لوگ بانسوں اور کھجور کے پتوں سے گھر تعمیر کرتے۔ جانور کا شکار کرتے جنگلی پھل، تازہ پانی اور باغوں کے لئے توانائی سے بھرپور زمین کا استعمال کرتے۔ لیکن پچھلے سو سال سے ریل کی پٹڑیاں اور گھروں کی تعمیر کے لئے بے شمار درخت کاٹے گئے۔ پھر جاپان کی ایک کمپنی آ گئی، باقی درختوں کو مکمل طور پر کاٹا اور ریل کی اُس پٹڑی پر ساحل کی بندرگاہ تک لکڑی لے جانے لگی اور وہاں سے لکڑی جاپان منتقل ہونے لگی۔

چونکہ یہ لکڑی بہت مضبوط ہوتی ہے اس لئے بہت اچھی قیمت ملی۔ جب درخت ختم ہوگئے تو کمپنی بھی چلی گئی۔ ریل کی پٹڑی خستہ حالت اختیار کرگئی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پٹڑی کا استعمال مکمل طور پر ترک ہوگیا۔

اب اکویڈور کا ساحل ایک ریگستان کا منظر پیش کرتا ہے۔ پہاڑیاں خاکستری رنگ کے ہیں اور کوئی سایہ نظر نہیں آتا۔ خشک موسم میں ریت اُڑتی ہے اور ہوا گرد وغبار سے بھرجاتی ہے۔ بارانی موسم میں پہاڑیاں کیچڑ میں تبدیل ہوتی ہیں اور پہاڑیوں کے اطراف میں پھیلتے ہیں

جب ال نینو (El Nino) کے طوفان 1997ء میں آئے تو گاؤں والوں کو تحفظ دینے کیلئے کوئی درخت موجود نہیں تھا۔

مسئلے کی بنیادی وجہ کی تلاش

جب اُنہوں نے دیکھا کہ بارش کی وجہ سے نالوں کے نظام اور غسل خانوں سمیت کس طرح پورے گاؤں بہہ گئے تو سلود پیرا ال پیبلو (Salud para El peueblo) کے کارکنان نے مستقبل میں اس طرح کی آفتوں سے نمٹنے کے لئے دوسرے حل کی تلاش کی ضرورت محسوس کی، پانی اور صفائی کے نظام کی تعمیر نو مسئلے کے ایک حصے کا حل تھا۔ ان گاؤں میں ایک کہاوت مشہور ہے کہ درخت کے بغیر پہاڑیوں کی مثال بنا چھت کے گھروں کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ درخت پہاڑیوں کو ہوا اور پانی کے کٹاؤ سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اس طرح جیسے گھر کی چھت گھر والوں کو بارش سے محفوظ رکھتی ہے۔ کارکنان صحت نے محسوس کیا کہ جس طرح صحت کے لئے کام کرنا اہم ہے بالکل اسی طرح شجر کاری کو تقویت دینا اور قدرتی وسائل کو تحفظ دینا بھی اہم ہے۔ کیونکہ یہ دونوں بالکل یکساں نوعیت کا مسئلہ ہے۔

اس مسئلے کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے شجر کاری کی مہم کا آغاز کیا۔ لیکن بعض لوگ پودے لگانا نہیں چاہتے تھے اڈوارڈو نامی شخص نے یہ کہتے ہوئے انکار کیا کہ ''یہ تو بہت زیادہ کام ہے اتنا کام ہم انجام تک نہیں پہنچا سکتے''۔ اسی طرح اُس نے چند دوسرے لوگوں کو اپنا ہم خیال بنایا ایک کارکن نے گاؤں میں چند لوگ جمع کئے اور ایک سرگرمی کا آغاز کیا جس کا نام تھا ''لیکن، کیوں؟'' اس میں لوگوں کو یہ سمجھانا تھا کہ وہ کیوں اپنے غسل خانوں اور پانی کے نظام سے محروم ہو گئے۔

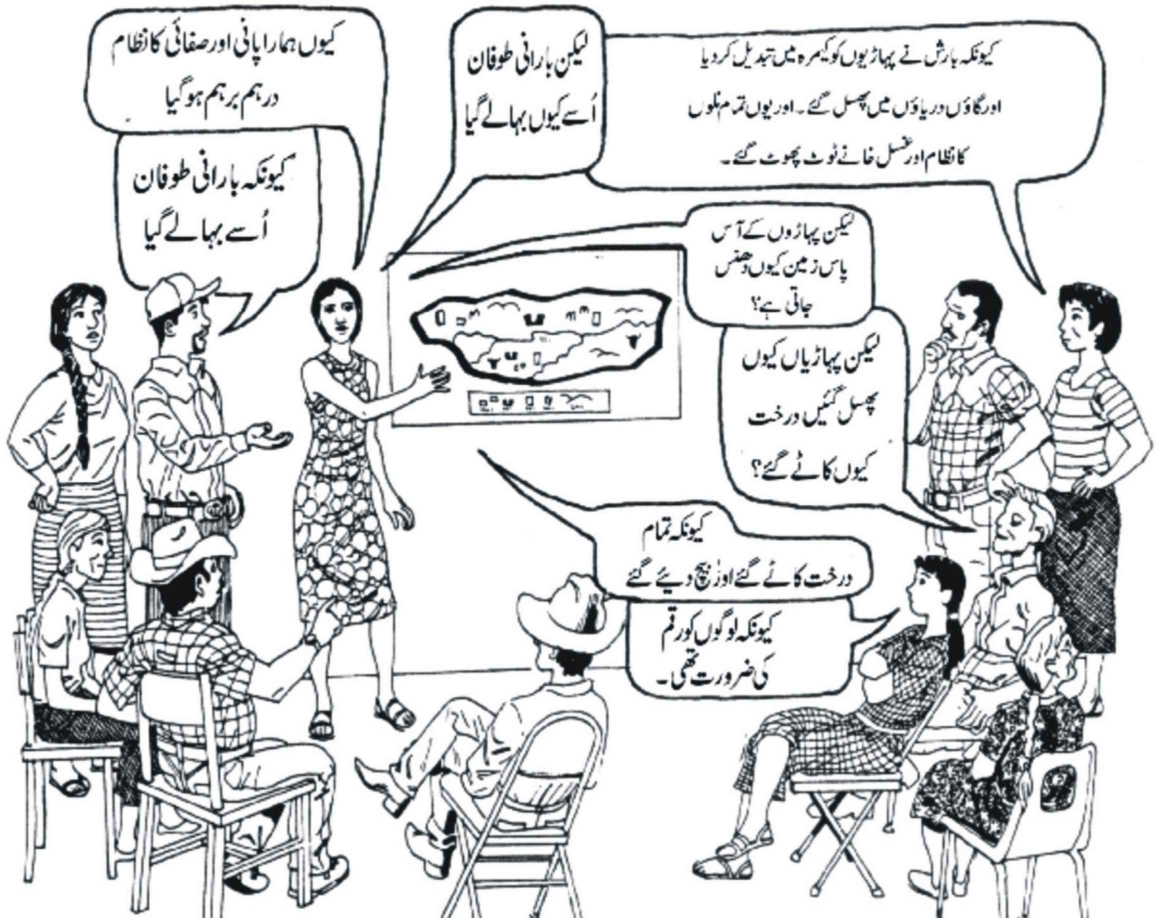

''لیکن، کیوں؟'' کی سرگرمی میں گلوریا نے صحت اور ماحول کے مسئلے کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور گاؤں والوں کو سمجھایا۔ مباحثے کے آخر میں زیادہ تر لوگ راضی ہو گئے کہ زمین کو کٹاؤ سے محفوظ رکھنے کے لئے پودے لگانا نہایت ضروری ہے۔ لیکن ایڈورڈ اب بھی راضی نہیں تھا

کیسے کامیاب کارکن صحت بنایا جاسکتا ہے؟

گلوریا مرکز صحت جب لوٹی تو مایوس تھی اُس نے سوچا ''اگر چہ وہ شجر کاری کی اہمیت سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی وہ یہ کام کریں گے نہیں۔ میں اُنہیں کیسے آمادہ کرسکتی ہوں؟'' اُسی وقت شہد کی ایک مکھی کمرے میں داخل ہوئی اور اُسے چونکا دیا۔ اُس نے مکھی کو باہر بھگا دیا۔ مکھی باہر نکلی اور ''کروب'' کے پھول پر بیٹھ گئی۔ اس سے اُس کے ذہن مین ایک نیا خیال آیا۔ اگلے دن اُسی نے دوبارہ لوگوں کو جمع کیا اور اُن سے ایک سوال پوچھا اور سب سے پہلے ایڈورڈ نے جواب دیا۔

دوسرے گاؤں کے لوگ سوچ میں پڑ گئے اور درجہ ذیل گفتگو کرنے لگے۔

گلوریا نے کہا ''اگر ہم ایسے درخت اُگانا شروع کر دیں جو شہد کی مکھیوں کو پسند ہیں تو ہم شہد کی مکھیوں کو پالنے کا پراجیکٹ شروع کر کے شہد فروخت کرنا شروع کریں گے۔ان درختوں کے پھول کھلنے میں صرف ایک سال لگے گا۔گاؤں والوں کو یہ خیال اچھا لگا۔ایڈورڈو بھی پودے لگانے پر رضامند ہوا بشرط یہ کہ اُسے شہد کی پیداوار کا طریقہ بتایا جائے۔جب گلوریا جا رہی تھی تو ایڈورڈو نے اُسے روک دیا۔اُس نے اسے بتایا کہ جب میرا پوتا بیمار پڑ گیا تو ہم نے اُسے کرب درخت کی پھل سے مشروب پلایا تھا۔اس سے اُس کا ڈاکٹر کی دوائیوں سے بہتر علاج ہوا تھا۔میرا خیال ہے کہ ''کرب'' درخت لگانا ہی بہتر ہوگا۔میرا خیال ہے کہ ہمیں یہی مشروب کرب درخت سے تیار کر کے شہد سے میٹھا بنانا چاہیئے۔

گلوریا ان خیالات کے ساتھ بہت خوش ہوئی۔جب وہ میٹنگوں کے بارے میں سوچتی تو خیال کرتی کہ وہ گاؤں والوں کو خیالات کیسے بنائے گی۔انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھنا،ان کے خیالات کو سننا اور ان کی ضروریات کو سمجھنا پڑا اگر اُسے ایک کامیاب کارکن صحت بننا ہو۔